استفتاء(سوال)

میں نے 2016ء میں دس(10)مرلہ زمین خرید کر مسجد کیلئے وقف کر دی تھی اور پھر اس جگہ پر باقاعدہ مسجد بنا کر نمازیں شروع کر دی تھی، کئی سال سے نمازیں، جمعۃ المبارک اور نمازِ عیدین باقاعدگی سے ادا کی جارہی ہیں اور صبح وشام قرآن کی تعلیم بھی دی جارہی ہے، نیز یہ جگہ سرکاری بھی نہیں ہے، بلکہ میں نے صحیح طریقہ سے خرید کر اسے مسجد کیلئے وقف کر کے مسجد بنائی ہے، اب بعض لوگ بلاوجہ اس مسجد کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ پوچھنا یہ ہے کہ اس مسجدِ شرعی کو ختم کرنا یا ختم کرنے کی کوشش کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

مستفتی: [redacted]

پتہ: [redacted]

موبائل نمبر: [redacted]

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدًا ومصلّیاً

بطورِ تمہید عرض ہے کہ مفتی غیب نہیں جانتا، وہ تحریر کے مطابق سوال کا جواب دے دیتا ہے، تحریر کے سچ اور جھوٹ کی ذمہ داری سوال پوچھنے والے پر ہوتی ہے، غلط بیانی کے ذریعہ فتویٰ حاصل کرنے سے حرام، حلال نہیں ہوتا، بلکہ حرام بدستور حرام ہی رہتا ہے اور غلط بیانی کا مزید وبال بھی اپنے اوپر ہوتا ہے، لہٰذا اپنی قبر وآخرت کو سامنے رکھ کر صحیح صورتِ حال کو بیان کر کے اس کے مطابق عمل کرنا لازم ہے اور چند روزہ زندگی کیلئے اپنی آخرت برباد نہ کی جائے۔

مذکورہ بالا تمہید کے بعد واضح رہے کہ سوال میں ذکر کردہ تفصیلات اگر واقعۃً درست ہیں تو جب آپ نے یہ جگہ خرید کر مسجد کیلئے وقف کی تو یہ وقف کرنا شرعاً درست ہو گیا تھا اور پھر اسی وقف کے مطابق آپ نے مسجد تعمیر کی جو قیامت تک کیلئے مسجدِ شرعی بن چکی ہے، جسے ختم کرنا یا ختم کرنے کی کوششیں کرنا شرعاً درست نہیں ہے۔

قال الله تعالى [البقرة: 114]:

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَى فِي خَرَابِهَا أُولَئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ .

(جاری ہے۔۔۔)

Scanned with CamScanner

وفي درر الحكام شرح غرر الأحكام (6/ 127):

قال أبو يوسف هو مسجد أبدا إلى قيام الساعة لا يعود ميراثا ولا يجوز نقله ونقل ماله إلى مسجد آخر سواء كانوا يصلون فيه أو لا وهو الفتوى ا هـ .

وفي خزانة المفتين هو مسجد أبدا وهو الأصح فلو بنى أهل المحلة مسجدا آخر فاجتمعوا على بيع الأول ليصرفوا ثمنه إلى الثاني فالأصح أنه ليس لهم ذلك.

وفي البحر الرائق شرح كنز الدقائق (5 / 271):

وقال أبو يوسف هو مسجد أبدا إلى قيام الساعة لا يعود ميراثا ولا يجوز نقله ونقل ماله إلى مسجد آخر سواء كانوا يصلون فيه أو لا وهو الفتوى كذا في الحاوي القدسي وفي المجتبى وأكثر المشايخ على قول أبي يوسف ورجح في فتح القدير قول أبي يوسف بأنه الأوجه................ **والله تعالى أعلم بالصواب**

الجواب صحیح

محمد عبدالجلیل عفی عنہ

رئیس دارالافتاء جامعہ مظاہر العلوم کوٹ ادو

۱۴/جمادی الاولیٰ/۱۴۴۲ھ

۳۰/دسمبر/۲۰۲۰ء

مفتی

محمد عاصم عصمہ اللہ تعالیٰ

دارالافتاء جامعہ مظاہر العلوم کوٹ ادو

۱۴/جمادی الاولیٰ/۱۴۴۲ھ

۳۰/دسمبر/۲۰۲۰ء

دارالافتاء

Scanned with CamScanner